Gibat ki Tabahkariaan

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

امانت یا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے کیلئے آج کل فوراً بول دیا جاتا ہے، '' **کھا گیا** '' یاد رکھئے ! ایسا بولنے والا'' غیبت'' یا '' بُہتان '' کے عذاب کا حقدار ہوا۔

غیبت کا عذاب

میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **فرماتے ہیں، '' میں شبِ معراج ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل ! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا، یہ لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی عزّت خراب کرتے تھے۔** (سُنَنِ ابی داوٗد شریف ج ۲ ص ۳۱۳)

بہتان کا عذاب

جو شخص کسی مسلمان پر بہتان لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اُس میں نہیں) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے رَدْغَۃُ الْخَبال میں اُس وَقت تک رکھے گا جب تک اُس کی سزا پوری نہ ہولے۔ (ابوداوٗد ج ۳ ص ۲۹۷)

(رَدْغَۃُ الْخَبال جہنّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا۔)

(وَرَق اُلٹیے ....)

فہرس

مدنی حکایت	٣
نماز وروزہ کی نورانیت گئی	٥
میری نیکیاں کہاں گئیں؟	٥
تانبے کے ناخن	٧
جہنمی بندر	٧
غیبت کی تعریف	٧
غیبت کی ١٤١ مثالیں	٨
لباس میں غیبت کی مثالیں	١١
سواری کی غیبت کی مثالیں	١٢
گھر کی غیبت کی مثالیں	١٢
عبادات میں غیبت کی مثالیں	١٢
جسمانیت میں غیبت کی مثالیں	١٣
بولنے سے پہلے تول لیں	١٣
تشویشناک مرحلہ	١٥
غیبت کے مختلف انداز	١٥
غیبت سننا بھی گناہ کبیرہ ہے	١٦
غیبت پر ابھارنے والی ١٧ چیزیں	١٧
عذاب قبر کے تین حصے	١٩
گھر گھر کی جانے والی غیبت	١٩
غیبت کے متفرقات	٢٢
دعاء کی درخواست دینے کا طریقہ	٢٥
مجھے ہزاروں مکتوب آتے ہیں	٣٧

غیبت کی جائز صورتیں	٢٨
تنظیمی مسائل کا حل اور غیبت	٣٠
غیبت سے توبہ کا طریقہ	٣١
بندے سے بھی مُعافی مانگے	٣١
تشویش سخت تشویش	٣٢
بُہتان سے توبہ کا طریقہ	٣٣
بہتان کا عذاب	٣٤
غیبت سے بچنے کا طریقہ	٣٥
ہزار رکعت سے افضل	٣٥
دَرگزر کرو، جنّتی بنو	٣٧
حکایت	٣٧
حکایت	٣٩
غیبت کی عادت نکالنے کا بہترین	٤٠
نسخہ	٤١
ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ	٤١
اعلیٰ جنت میں گھر	٤٢
استغفر اللہ کی فضیلت	٤٣
دعائے عطار	٤٤

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ مکتوب پورا پڑھئے اور جہنّم کے خوفناک عذاب سے حفاظت کیلئے غیبت سے بچنے کی ترکیبیں کیجئے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے گلزارِ عطّار کے مُشکبار مَدَنی پھولو یعنی دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران و اراکین، تمام مجالس کے نگران، اراکین، ذِمّہ داران، مُبلّغین، جملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ بڑھانے اور دل عشقِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں خوب چمکانے کی آرزوؤں میں مچلتا ہوا نیاز مندانہ سلام،

اَلسَّلَامُ علیکُم وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ وَ مغفِرَتُہٗ ۔ الحمد للّٰہِ ربِّ العٰلمین علیٰ کُلِّ حال

مَحبّت میں اپنی گُما یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

مرے دل سے دنیا کی الفت مٹا دے
بنا عاشقِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

یہ اَلفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینۂ منوّرہ سے بہُت دُور پڑا ہوں۔ مدینۂ منوّرہ میں رات کے تقریباً تین۳ بج کر ۲۱ مِنٹ اور پاکستان میں پانچ۵ بج کر ۲۱ مِنٹ ہوئے ہیں ، میں اپنی رِقیام گاہ کے مکتب میں مغموم و مَلول قلم سنبھالے آپ حضرات کی بارگاھوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں کہ جو کہ دلوں کو خوفزدہ کردیتی ہیں، ہائے ہائے! بُڑھاپا آنکھیں پھاڑے پیچھا کئے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے۔ مگر نَفسِ اَمّارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تُند جھونکا میری زندگی کے چَراغ کو گُل نہ کردے! اے مولیٰ عزوجل! زندگی کا چَراغ تو یقیناً بُجھ کر رہے گا، میری ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یااللہ! مجھے گناھوں کے دَلدَل سے نکالدے۔ کرم:::: کرم:::: کرم!

اللہ عزوجل، اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غَرَض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے
ایماں پہ بہتر موت او نفس! تیری ناپاک زندگی سے

اللہ عزوجل! کنویں میں خود گرا ہوں
اپنی نالش کروں تجھی سے (حدائقِ بخشش شریف)

اِس وَقت جس بات نے بے چَین کر رکھا ہے وہ ہیں، **غیبت کی تباہ کاریاں!**

مَدَنی حکایت

"خزائنُ العِرفان شریف" صفحہ ۸۲۳ پر ہے، میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے یا سفر فرماتے تو ہر دو مالدار کے ساتھ ایک نادار مسلمان کو کر دیتے کہ یہ غریب اُن کی خدمت کرے اور وہ اِس کو کھلائیں پلائیں اِس طرح ہر ایک کا کام چلتا رہے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرتِ سیِّدُنا سَلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے۔ ایک روز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے بارگاہِ رسالت میں بھیجا۔ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے "خادمِ مَطْبَخ" یعنی باوَرچی خانہ کے نگران حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

تھے۔ان کے پاس کھانا ختم ہو چکا تھالھٰذا اُنہوں نے کہا،میرے پاس کچھ نہیں۔
جب حضرتِ سیِّدُ ناسلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے دونوں رُفقاء کو آ کر بتایا تو اُنہوں نے کہا، ’’اُسامہ(رضی اللہ تعالیٰ عنہُ) نے بُخل کیا‘‘۔ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (بِاِذنِ پروَرْدگار عزَّوَجلَّ غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا، ’’میں تمھارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں‘۔ اُنہوں نے عرض کیا، ھم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔فرمایا، ’’تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا‘‘۔

اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمھیں گوارا نہ ہوگا۔

(پارہ ٢٦ الحُجرات ١٢)

نماز و روزہ کی نورانیت گئی

ایک دَفعہ کا ذِکر ہے کہ دو روزہ دار جب نمازِ عَصر سے فارِغ ہوئے تو (غیب جاننے والے) آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، تم دونوں وُضو کرو اور نماز دوہراؤ اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اُس روزہ کی قضاء کرنا۔ اُنہوں نے عَرض کیا، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم یہ حُکم کس لئے ہوا؟ (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا، تم نے فُلاں کی غیبت کی ہے۔ (بَیہقی شریف)

میری نیکیاں کہاں گئیں؟

انسان قِیامت کے روز اپنا نامۂ اَعمال نیکیوں سے خالی دیکھ کر گھبرا کر کہے گا، میں نے جو فُلاں فُلاں نیکیاں کی تھیں وہ کہاں گئیں؟ کہا جائیگا، تُو نے جو **غِیبتیں** کی تھیں اِس وجہ سے مٹا دی گئی ہیں۔ (ترغیب)

ماں باپ اور اولاد، بھائی اور بہن، زَوج و زَوجہ، ساس و بَہو، سُسَر و داماد، نَند و بھاوَج بلکہ تمام اہلِ خانہ و خاندان نیز استاذ و شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجِر و گاہک، افسر و مزدور، حاکِم و محکوم اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے مسلمانوں کی

اکثریت اِس وَقت **غیبت** کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! ھماری کوئی مجلس (بیٹھک) عُموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی، **غیبت** کو گناہِ کبیرہ تسلیم کرنے کے باوُجود ابھی تک اِس سے بچ کر رہنے کا ھم ذِہن نہیں بنا سکے، غیبت کرنے سے ایک مخصوص بدبو نکلتی ہے۔ پہلے جب کوئی غیبت کرتا تھا تو بدبو کے سبب سب کو معلوم جاتا تھا، مگر اب غیبت کی اس قدَر کثرت ہوگئی ہے کہ ہر طرف اس کی بدبو کے بھَبکے اٹھ رہے ہیں مگر ھمیں بدبو نہیں آتی۔ کیونکہ ھماری ناک اس کی بدبو سے اَٹ گئی ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ جب **گٹر** صاف کیا جارہا ہوتا ہے تو عام شخص اُس کی بدبو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا مگر بھنگی کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا اس لئے کہ اس ناک اس گندگی کی بدبو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ خداعزّوجلّ کی قسم! **غیبت** انتہائی تباہ کُن ہے، اِسی غیبت کے باعِث آج اکثر گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں، خاندانوں اور برادریوں میں، مَحَلّوں اور بازاروں میں، عوام وخواص کے تمام طبقوں میں بلکہ سنّتوں کی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں تک کے درمیان اِسی **غیبت** کے باعِث نفرت کی مَنحوس دیواریں قائم ہیں آہ! آہ!

مرنے کے بعد نازُک بدن **غیبت** کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کرسکے گا!

تانبے کے ناخن

میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''میں شبِ معراج ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخُنوں سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا، یہ لوگوں کی غیبت کرتے اور اُن کی عزّت خراب کرتے تھے۔ (سُنَن ابی داوٗد شریف ج ۲ ص ۳۱۳)

جہنمی بندر

حضرتِ سیّدُ نا حاتِم اَصَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، غیبت کرنے والا اور چُغلخور دونوں جہنّم کے بندر ہوں گے، جُھوٹا دوزخ کا کُتّا اور حاسد جہنّم کا سُوَر بنے گا۔

غیبت کی تعریف: ''اپنے (زندہ یا مُردہ) مسلمان بھائی کے بارے میں پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اُس کو معلوم ہو جائے تو بُری لگے۔'' اور غیبت جبھی ہے جب کہ ''وہ بات'' اُس میں ہو اگر وہ بات اُس میں نہ ہو پھر بھی کہیں تو یہ ایک اور کبیرہ گناہ ہے جس کا نام ہے، **بُہتان**۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے استِفسار فرمایا، کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا گیا، اللہ اور اُس کا رسول

بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اس طرح ذِکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا، اگر وہ بات اُس میں موجود ہو تو؟ فرمایا، جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس کی ''غیبت'' کی اور اگر اُس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر ''بُہتان'' باندھا۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۸٤)

آہ! زَبان کی بے احتیاطیاں!!! ذیل میں دیئے ہوئے اَلفاظ پر غور کرتے چلے جایئے کہ مسلمانوں کے بارے میں روزانہ کیا کیا کہہ کر کتنی بار غیبت یا بُہتان کا اِرتِکاب کرتے ہوئے آپ معاذ اللہ خوفناک عذاب کے مُستَحق ٹھہرتے ہیں!

غیبت کی ۱٤١ مثالیں

(۱) لمبی کرتا ہے۔ (۲) چکنی کرتا ہے (۳) سیانا بنتا ہے (٤) مجھے بیوُقُوف بنا رہا تھا (۵) باتونی ہے (٦) بور کرتا ہے (۷) چالبازی کرتا ہے (۸) ڈھونگ کرتا ہے (۹) خود کو بڑا سمجھتا ہے (۱۰) بداَخلاق ربدتمیز ربدزبان ہے (۱۱) جادو کرتا ر کرواتا ربھابھی نے کروایا ہے (۱۲) فُضُول گو ہے (۱۳) ایوَیں (یعنی بس ایسا ہی) ہے (١٤) دنیا دار ہے (۱۵) خود کو ہُشیار سمجھتا ہے (١٦) بُزدل ہے (۱۷)

اس کے تلفُّظ دُرست نہیں (۱۸) ظالم ہے/بہن کی ساس ظُلم کرتی ہے (۱۹)
چور ہے (۲۰) خائن ہے (۲۱) راشی ہے (۲۲) جھگڑالو/فتنے کی جڑ ہے (۲۳)
جاہل/بے وُقُوف/ان پڑھ ہے (۲٤) کھاتا بہُت ہے (۲۵) مُفت
خورا/نکما ہے (۲٦) دھاندلی کر کے انتخاب جیتا ہے (۲۷) ناشکرا/احسان فرا
موش ہے (۲۸) اِس نے بہُت سارے آدمی مَروائے ہیں (۲۹) غُنڈہ ہے (
۳۰) خشک مزاج ہے (۳۱) شرابی ہے (۳۲) زانی ہے (۳۳) مُغْلِم (اِغلام باز
) ہے (۳٤) اَمْرَدوں سے دوستی کرتا ہے (۳۵) اس کے منہ سے بدبو آتی ہے
(۳٦) کان کا کچّا ہے (۳۷) نخرہ باز ہے (۳۸) فلمیں/ڈرامے دیکھتا/گانے
باجے سنتا ہے (۳۹) کام چور ہے (٤۰) سُست/ڈِھیلا ہے (٤۱) تُند مزاج
ہے (٤۲) بے صَبرا/شور مچاتا ہے (٤۳) کُند ذِہن ہے (٤٤) پڑھائی
میں کمزور/قراٰن حِفظ کر کے بھول گیا ہے/اس کا ''حِفْظ'' کچّا ہے۔ (قراٰنِ پاک
حِفْظ کر کے بھلا دینا گناہ ہے لِھٰذا جو کوئی تھوڑا سا بھی بھول جائے وہ بلا اجازتِ
شَرعی کسی اور کو نہ بتائے کیونکہ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔) کُند ذِہن/بُدّھو ہے

(٤٥) موٹی عقل ہے (٤٦) واڑا (یعنی ٹیڑھا، ترچھا) ہے۔ (٤٧) ڈینگیار گپّی ہے (٤٨) شیخی مارتا ہے (٤٩) وعدہ خِلاف ہے (٥٠) چُغل خور ہے (٥١) حرام کا مال کھاتا ہے (٥٢) تڑی باز ہے (٥٣) غُصّے والا ہے (٥٤) چڑچڑا ہے (٥٥) پیسوں کا بھوکا ہے (٥٦) مالداروں کے پیچھے گھومتا ہے۔ (٥٧) غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا (٥٨) لالچی ہے (٥٩) خوشامدی ہے (٦٠) اڑی باز ہے (٦١) اکڑفوں کرتا ہے (٦٢) ''میں میں'' کرتا ہے (٦٣) مغرور ہے (٦٤) اپنی واہ واہ چاہتا ہے (٦٥) آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے (٦٦) بخیل ہے (٦٧) غیبت کرتا ہے (٦٨) رِیا کار ہے (٦٩) سب کو دکھانے کیلئے روتا ہے (٧٠) خالی باتیں بناتا ہے (٧١) ''پھینکتا'' ، '' ٹھوکتا'' ہے (٧٢) چکّر دیتا ہے (٧٣) نیت خراب ہے (٧٤) دل میں دَغا ہے (٧٥) دھوکہ باز ہے (٧٦) بد دِیانت ہے (٧٧) مجھ پر، فُلاں پر خار کھاتا ہے (٧٨) جھوٹا ہے (٧٩) 420، فراڈی ہے۔ (٨٠) نمبری ہے (٨١) آتا ہے تو پھر جان نہیں چھوڑتا (٨٢) ''دِماغ کی دَہی'' ، ''گند'' کرتا ہے

(۸۳) ''فِتنہ'' ہے (۸٤) پھڈے باز ہے (۸۵) جُواری ہے (۸٦) صفائی نہیں رکھتا (۸۷) اِس میں دَم کہاں ہے (۸۸) چودھرات جما رکھی ہے (۸۹) ماں باپ کو تنگ کرتا ہے (۹۰) ڈیوٹی پوری نہیں دیتا (۹۱) ''گلے پڑو'' ہے (۹۲) آوارہ ہے (۹۳) چلتا پُرزہ ہے (۹۴) بیوی پر ظُلم کرتا ہے (۹۵) ٹھگ ہے (۹٦) سوتا بہت ہے (۹۷) پیٹ کا ہلکا ہے (۹۸) لاپرواہ ہے (۹۹) اِس کی آواز بس ایسی ہی ہے (۱۰۰) اِس کے بیان میں کہاں دم ہوتا ہے (۱۰۱) پیسوں کیلئے نعت پڑھتا ہے / اِس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا (۱۰۲) فُضُول خرچ ہے (۱۰۳) ڈِرامہ باز ہے (۱۰٤) مال سے مَحَبَّت کرتا ہے (۱۰۵) اِس کے بچے شرارتی ہیں / بچوں کو بگاڑ رکھا ہے

لباس میں غیبت کی مثالیں

(۱۰٦) اس کے لباس کا ڈیزائن بے کار ہے (۱۰۷) اُس کے کپڑے بے ڈھنگے ہوتے ہیں (۱۰۸) اس کے کپڑے مَیلے ہوتے ہیں (۱۰۹) لگتا ہے اُس نے بڑے بھائی کا لباس چڑھالیا ہے۔

سُواری کی غیبت کی مثالیں

(١١٠) اس کی گاڑی دھکا اسٹارٹ ہے (١١١) اُس کی گاڑی ہے یا گدھا گاڑی / رفتار بہت کم ہے (١١٢) اس کی گاڑی کا بہت پُرانا ماڈل ہے (١١٣) اُس کی گاڑی تو "کھٹارا پھٹیچر" ہے۔

گھر کی غیبت کی مثالیں

(١١٤) اُن کے گھر / کارخانے / دکان / ہوٹل میں صفائی نہیں تھی (١١٥) اُن کا حمام / لیٹرین گندا تھا (١١٦) وہ اپنے گھر / دکان پر رنگ / مَرَمَّت نہیں کرواتے (١١٧) گھر ہے یا کباڑ خانہ!

عبادات میں غیبت کی مثالیں

(١١٨) فجر میں کہاں اُٹھتا ہے! (١١٩) نماز جلدی جلدی پڑھتا ہے (١٢٠) اُس کے مخارِج کا کہاں ٹھکانہ ہے! (١٢١) بے نمازی ہے (١٢٢) رَمَضان کے روزے نہیں رکھتا (١٢٣) زکوٰۃ نہیں دیتا / چندہ / خیرات دینے میں کنجوسی کرتا ہے۔ (١٢٤) نماز / روزہ / زکوٰۃ / حج کے مسائل نہیں جانتا۔

جسمانیت میں غیبت کی مثالیں

(۱۲۵) موٹا / بے ڈول جسم والا ہے (۱۲۶) لمبا / لمبو / ٹاور / "بانس" / "سوکھی لکڑی" ہے (۱۲۷) ٹھنگو / ٹھگنا ہے (۱۲۸) باٹڈا / کانا ہے (۱۲۹) اندھا ہے (۱۳۰) کوڑھی / چیچک کے داغ والا ہے (۱۳۱) لولا ہے (۱۳۲) لنگڑا ہے (۱۳۳) پیٹ نکلا ہوا / گیڑا ہے (۱۳۴) عورتوں کی سی چال ہے (۱۳۵) نامرد ہے (۱۳۶) بچکانہ ذہن ہے (۱۳۷) بھورا / کالا ہے (۱۳۸) چپٹی ناک والا ہے (۱۳۹) توتلا ہے / ناک میں سے بولتا ہے (۱۴۰) بد صورت ہے (۱۴۱) گنجا ہے۔

بولنے سے پہلے تول لیں

جی ہاں، بِلا اجازتِ شرعی اگر ان ۱۴۱ سے زائد مثالوں میں سے کوئی بھی بات یا اِس مفہوم کا کوئی سا لفظ کسی کے بارے میں پیٹھ پیچھے کہا جبکہ وہ بات اُس میں ہو تو **غیبت** ورنہ بُہتان ہے (غیبت و بُہتان کے ہزاروں الفاظ مختلف زبانوں میں مُروّج ہیں، میں نے صِرف ۱۴۱ سے زائد مثالیں نمونۃً پیش کی ہیں) ظاہر ہے

عام آدمی ''فضیلت'' سن کر ہی خوش ہوتا ہے اپنی ''مَذَمَّت'' کوئی پسند نہیں کرتا۔ اور پیش کردہ مثالیں اکثر مَذَمَّت کے الفاظ ہی پر مَبْنی ہیں۔ اب آپ خود غور فرما لیجئے کہ ان مثالوں میں سے اگر کوئی بات آپ میں پائی جاتی ہو اور کوئی شخص آپ کی پیٹھ پیچھے اس کا تذکِرہ کرے اور آپ کو پتا لگ جائے تو آپ کو بُرا لگے گا یا خوشی ہوگی؟ اگر آپ کو بُرا لگ رہا ہے تو دوسرے کو بھی تو لگ سکتا ہے! لِهٰذا جب بھی کسی مُعَیَّن مسلمان میں پائی جانے والی کسی بھی قسم کی خامی، کمزوری یا نامناسب عادت یا گناہ کے بارے میں کوئی لفظ زَبان پر آنے لگے تو فوراً ''چوکس'' ہو جائیں کہ کہیں کوئی لفظ آپ کو اُچھال کر جَہَنَّم میں نہ ڈال دے۔ پہلے غور کرلیں کہ یہ لفظ یا بات جو میں فُلاں کے بارے میں بولنے لگا ہوں اگر وہ سن لے تو اُسے خوشی حاصِل ہوگی یا بُرا لگے گا؟ اگر آپ کا دل جواب دے کہ '' بُرا لگے گا'' تو سمجھ لیں کہ یہ **غیبت** ہے اور پھر بلا اجازتِ شَرعی ایسی بات کرنے سے باز رہیں۔

تشویشناک مرحلہ

اُن کیلئے جو غیبت کرنے کے باوُجود کہہ دیا کرتے ہیں ، میں غیبت نہیں کر رہا میں تو صِرف آپ کو مُطّلع کر رہا ہوں مگر کسی کو بتانا مت'یا کہتے ہیں، یہ غیبت نہیں حقیقت ہے۔ چُنانچہ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۱۵۱ پر ہے، فَقِیہ ابو اللَّیث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، غیبت چار قسم کی ہے،(۱) **کُفر** : اِس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اُس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو۔ کہنے لگا،''یہ غیبت نہیں میں سچّا ہوں،'' اِس شخص نے ایک حرامِ قطعی کو حلال بتایا۔ الخ۔(قائل اسی صورت میں کافر ہوگا جبکہ اُسے غیبت کے حرامِ قطعی ہونے کا عِلم ہواور وہ غیبت کی تعریف بھی جانتا ہو۔ واللہ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم)

غیبت کے مختلف انداز

(۱) زَبان سے (۲) اشارے سے (۳) لکھ کر (٤) مُسکرا کر (مَثَلاً آپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ نے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ''میں اِس کو خوب جانتا ہوں'') (۵) ہاتھ ، پاؤں سر ، ناک ، ہونٹ ، زَبان ، آنکھ ،

ابرو، پیشانی پر بل ڈال کر اَلغَرَض کسی بھی انداز سے دوسرے کو کسی کی بُرائی سمجھائی جائے وہ غیبت میں داخل ہے۔ (۶) دل کے اندر غیبت کرنا یعنی بدگمانی کو دل میں جمالینا۔ مثلاً بغیر دیکھے بلا دلیل ذہن بنالینا کہ "فلاں میں وفا نہیں ہے"۔ یاد رکھئے! اگر کسی کے منہ سے شراب کی بو بھی آتی ہو تب بھی اُس کو شرابی نہیں کہہ سکتے، کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ اس نے منہ میں ڈالی ہو پھر کُلّی کر کے نکال دی ہو یا کسی نے اسکو مجبور کر دیا ہو یا اِضطراری حالت (یعنی بھوک یا پیاس کی ایسی شدت کہ کھائے یا پیئے گا نہیں تو مر جائے گا تو اب کوئی حلال چیز نہ ہو تو حرام بھی کھا پی کر جان بچانا فرض ہے) میں پینا پڑا ہو کہ نہ پیتا تو مر جانا یقینی تھا۔

غیبت سننا بھی گناہِ کبیرہ ہے

لھٰذا جب کوئی غیبت کر رہا ہو تو (۱) اُس کو روک دیجئے اور ثواب بھی کمایئے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے "جو اپنے (مسلمان) بھائی کے پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تحفُّظ کرے (مثلاً غیبت کرنے والے کو اس سے باز رکھے) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنَّم سے آزاد کر دے۔"

(مُسندِ امام احمد ج ٦ ص ٤٦١) (٢) اگر روک نہیں سکتا تو ممکن ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے۔ (٣) اگر غیبت کرنے والے کا خوف یا کوئی اور وجہ ہے کہ نہ روک سکتا ہے، نہ اُٹھ سکتا ہے، نہ ہی بات بدل سکتا ہے تو کم از کم دل میں بُرا جانے، اُس بات کی طرف بے توجُّہی بَرتے مَثَلاً بے زاری کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھنے لگے، بار بار گھڑی دیکھے وغیرہ۔ ہرگز ایسا انداز اختیار نہ کرے (یعنی سر ہلانا یا ہاں میں ہاں ملانا وغیرہ) جس سے اُس کی حوصلہ افزائی ہو۔ بلکہ موقع ملتے ہی بات کا رُخ بدل دے۔

آہ! ہمارے مُعاشرے کی بربادی! افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت کرنے اور سننے کی عادت نے تباہی مچا رکھی ہے۔ خدارا! اپنی نیکیاں بچایئے کہ مَنقول ہے، آگ خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔

(اِحیاءُ العُلوم اردو ج ٣ ص ٣٢٨)

غیبت پر اُبھارنے والی ۱۷ چیزیں

غیبت پر بَر انگیختہ کرنے والے بے شُمار اَسباب میں سے یہ بھی ہیں:

(١) غصہ (٢) بُغض و کینہ (٣) حسد (٤)

گہرے دوست کی حمایت کا جذبۂ بے جا (۵) زیادہ بولنے کی عادت (٦) طنز کر نے کی عادت (٧) ہنسی مذاق کی عادت (ایسا شخص دوسروں کو ہنسانے کیلئے لوگوں کی نقلیں اُتار کر غیبت میں مُبتلاء ہوتا رہتا ہے) (۸) گھریلو ناچاقیاں (ان حالات میں غیبت سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے۔ صُلح کر لینے میں دونوں جہاں کی عافیت ہے) (۹) رشتے داروں یا دوستوں سے ناراضگیاں (۱۰) گِلہ شکوہ کرنے کی عادت (جہاں کسی کے بارے میں دوسرے سے شکوہ شروع کیا کہ شیطان نے ''غیبتوں'' کا ڈھیر لگوا دیا!) (۱۱) تکبُّر (۱۲) وَہمی طبیعت (۱۳) بے جا تنقیدی ذِہن (تنقید بے جا کا مریض اصل آدمی کی براہِ راست اِصلاح کرنے کے بجائے عُموماً دوسروں کے آگے غیبتیں کرتا پھرتا ہے) (١٤) غیبت کی ہلاکت سامانیوں اور اِس کے دینی و دُنیوی نقصانات سے ناواقِفیّت۔ (۱۵) بے جا جذباتیت اور ''بھڑاس'' نکالے بغیر سکون نہ ملنا۔ (١٦) خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی کمی (١٧) عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے اپنے آپ کو ڈراتے رہنے کی عادت نہ ہونا۔ بہر حال جو غیبت کی آفت سے بچنا اور قبر و جہنّم کے عذاب سے نجات کا آرزومند ہو اُسے بیان کردہ ان اسباب اور اس کے علاوہ بھی غیبت

پر اُبھارنے والی اشیاء کا علاج کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔

عذابِ قبر کے تین حصے

حضرت سیّدُنا قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں بتایا گیا ہے، عذابِ قبر کو تین ۳ حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تِہائی عذاب، غیبت سے، ایک تِہائی چُغلی سے، اور ایک تِہائی پیشاب (کے چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) سے ہوتا ہے۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۱۷)

گھر گھر کی جانے والی غیبت

گھر میں بیماری، پریشانی یا بے رُوزگاری ہو تو آج کل اکثر وَسوسہ آتا ہے، ''شاید کسی نے جادو کروا دیا ہے'' لِہٰذا ''عامِل'' (تعویذ دھاگہ دینے والے) سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ اگر بالفرض عامِل بتا دے کہ ''تمھارے قریبی رشتے دار نے جادو کروایا ہے'' تو پھر عُموماً بہو یا بھابھی کی شامت آجاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات عامِل نام کا پہلا حَرف یا نام بھی بتا دیتے ہیں۔ سوئیوں والا پُتلا اور تعویذ وغیرہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ لِہٰذا لوگ ایسے عامِلوں پر اندھا بھروسہ کر لیتے ہیں اور خاندان

بھر میں ''غیبت و بُہتان تراشی'' کا بدترین سلسلہ چل نکلتا اور ہرا بھرا لہلہاتا خاندان تاخت و تاراج ہو کر رہ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بلا ثُبُوتِ شَرْعی صِرْف عامِلوں کے کہنے پر اگر آپ نے کسی سے کہا، (مَثَلاً) ''ہماری بھابھی جادو کرواتی ہے'' تو یہ **بُہتان**، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہوا۔ اور اگر کوئی واقِعی جادو کرتا ہو تب بھی اُس کا بِلا مَصلَحتِ شَرْعی کسی سے تذکِرہ کرنا غیبت ہے۔ جادو کرنے والے کا نام لئے بِغیر بھی تو تعویذ مانگا جا سکتا ہے۔ خیال رہے عامِلوں کا بتانا شَرْعی ثُبُوت نہیں کہلاتا۔ شَرعی ثُبوت کی صورت یہ ہے کہ دو مرد مسلمان یا ایک مَرد اور دو مسلمان عورتیں بطورِ گواہ آپ ایسی پیش کریں جنہوں نے جادو کرتے ہوئے دیکھا ہو اگر گواہ نہیں لا سکتے تو جس پر اِلزام ہے اگر وہ قَسم کھالے کہ میں نے جادو نہیں کروایا تو اُس کو سچّا ماننا ضَروری ہے۔ اور آپ پر توبہ کرنا فرض اور جس پر اِلزام لگایا مَثَلاً بھابھی یا بہو وغیرہ اُن سے عاجِزی کے ساتھ مُعافی بھی مانگنی ضَروری ہے۔ اور جن جن کو آپ نے یہ بات بتائی ہو اُن کے سامنے بھی کہنا پڑے گا کہ میں نے جھوٹا اِلزام لگایا تھا۔ واقِعی یہاں نفس مُعافی مانگنے سے

انکار ہی کریگا۔اب بندے پر ہے کہ مُعافی مانگ کر دنیا کی معمولی سی ذلّت اختیار کرے یا آخرت کی ہولناک سزا۔

وسوسہ: عامِل نے نام، سُوئیوں اور پُتلے کی نشاندہی کر دی پھر بھی یہ شرعی ثُبوت کیوں نہیں؟

علاج: ہر عامِل بُرا نہیں مگر یہاں یہ امکان موجود ہے کہ عامِل نے مُؤکّل (یعنی جن جو اُس کے تابع ہو اُس کو) آپ کے گھر بھیجا ہو اُس نے خاندان والوں کے نام سن کر یاد کر لئے ہوں نیز تعویذ، سوئیاں اور پُتلے وغیرہ کہیں دبا دینا یا نکالدینا مُؤکّل کیلئے کوئی مشکِل کام نہیں۔ وہ عامِل اگرچہ پیسہ نہ بھی مانگتا ہو تب بھی لوگ چونکہ حقیقت سے ناواقِف ہوتے ہیں اِس لئے اَیسوں کے عقیدتمند ہو جاتے ہیں، اور پھر دعوتوں کا سلسلہ اور نذرانوں کی آمدنی کے ساتھ ساتھ شُہرت و عزّت بھی حاصِل ہوتی ہے۔ حُبِّ جاہ یعنی عزّت وشہرت کی مَحبّت کا مَرَض جن کو لگ جاتا ہے وہ لوگ کروڑوں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں چُوکتے۔ اور عام انتخابات کے موقع پر جمہوری مُمالِک میں اس کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ بہر حال شریعت کے کسی بھی مُعاملہ

میں قطعاً جھول نہیں۔ اِستِخارات، مُؤَکّلات اور جنّات کے ذَرِیعے نہیں قرآن وسنّت کے اَحکامات سے اسلامی عدالتوں کے مُعامَلات طے کیے جاتے ہیں۔

غیبت کے مُتفرِّقات

(۱) کسی قوم یا مَحَلّے کی غیبت گُناہ نہیں کیوں کہ اُس میں کچھ نہ کچھ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں ہاں اگر وہاں کے ہر فرد کی بُرائی کرنا مقصود ہو مَثَلاً کہنا کہ ہمارے گاؤں کا ہر ہر فرد جاہل ہے اور کہتے وَقت ذِہن میں بھی یِہی ہو کہ ایک بھی سمجھدار نہیں تو غیبت ہے۔ (۲) کسی لنگڑے کی نَقّالی میں لنگڑا کر چلنا نیز کسی مخصوص مسلمان کی کسی بھی خامی کی نَقل اُتارنا بلکہ یہ زَبان سے غیبت کرنے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ (۳) نام لئے بِغیر غیبت کرنا گناہ نہیں، ہاں اگر نام تو نہ لیا مگر جس کو کہہ رہا ہے وہ سمجھ رہا ہے کہ کِس کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو غیبت ہے۔ (٤) مرے ہوئے مسلمان کا عیب بیان کرنا بھی غیبت ہے (۵) غیبت کرنے والے کا یہ سمجھنا یا کہنا کہ میں اُس کے مُنہ پر بھی کہہ سکتا ہوں، اِس کو غیبت کے گناہ سے نہیں بچا سکتا کیوں کہ غیبت کے حرام ہونے کی اَصل وجہ اِیذاءِ مسلم

ہے اور مُنہ پر کہنے سے اُس کا دل زیادہ دُکھے گا تو یہ اور بھی بڑا گناہ ہوا (جس کی بُرائی کی گئی وہ ہنسنے لگا اِس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ اپنی بُرائی سن کر جھوم اٹھا ہے، فطرۃً عام آدمی اپنی فضیلت سنکر ہی خوش ہوتا ہے اپنی مذمّت سُن کر کوئی خوش نہیں ہوتا۔ لھذا یہ ہنسی ''کھسیانی ہنسی'' ہوتی ہے جو آدمی مُرُوّت میں یا جھینپ مٹانے کیلئے ہنستا ہے اور اندرونی طور پر اُس کا دل جل رہا ہوتا ہے۔) (۶) تَعرِیض یعنی بند الفاظ میں بھی غیبت ہو سکتی ہے مَثَلاً کسی کا تذ کرہ ہوا تو کہا، الحمدللہ میں ایسا نہیں ہوں، یہ غیبت ہے کیوں کہ یہ بھی بُرائی کرنے کا ہی ایک انداز ہے۔ اِس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ ''ایسا'' ہے۔ (۷) کسی مسلمان کے بارے میں بات چلی تو کہا، ''چھوڑ و یار! میں اس کو جانتا ہوں، اگر کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی۔'' ایسا کہنے والا غیبت کر چکا کہ اُس نے اِس انداز میں اُس کی بُرائی کر ڈالی ! غیبت میں ایک بُہت بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ جب ایک فرد کی غیبت دوسرے کے سامنے کی جاتی ہے تو ''دوسرے'' کی نظر سے وہ ''ایک فرد'' گر جاتا ہے۔ اور شَرِیعَت کو یہ گوارا نہیں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی نظروں میں ذلیل ہو۔ حتّٰی کہ مسلمان کی

عزّت بچانے کی خاطِر بعض صورتوں میں جھوٹ بولنے کی بھی اجازت ہے۔ مَثَلاً آپ اگرکسی مسلمان کے عَیب پر مُطَّلع ہوں اور اُسی عیب کی بات چلے تب بھی آپ کوانکار کرتے ہوئے اُس کی عزّت کاتَحَفُّظ کرنا ہوگا، جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ملیگا۔اس کی مزید وَضاحت کرتا چلوں، مَثَلاً کسی نے کہا: "فُلاں بدنگاہی کا عادی ہے،" آپ کو بھی اگرچہ معلوم ہومگر اُس غیبت کرنے والے سے کہیۓ، نہیں بھائی! آپ کوغَلَط فہمی ہوئی ہے وہ ایسا نہیں ہوسکتا۔اب اگر کبھی آپ نے اُس کودعاء میں روتے دیکھا ہےتواِس بات کا بھی کاتذکرہ کردیں تاکہ اُس کے دل سے نفرت جاتی رہے۔ ساتھ ہی اُس کوغیبت (یاتُہمت) سے توبہ پر بھی آمادہ کریں۔عیب معلوم ہونے کے باوُجود اُس کو چھپانے کیلیۓ جھوٹ بول دینے کاشَرِیْعَت نے جوحکم دے رکھا ہے اِس سے مسلمان کی "عزّت" کی اَہَمِیَّت کا اندازہ ہوتا ہے۔تو غور فرمایۓ کہ غیبت کرنے والا کتنا بُرا بندہ ہے کہ مسلمان کی عزّت پرحملہ آور ہوتا ہےاور تُہمت رکھنے والے کی تو جتنی مذمّت کی جائے کم کم اور کم ہے۔

دُعاء کی درخواست دینے کا طریقہ

مسلمان کی عزّت کی بہت اہمیت ہے! خود اپنے ہاتھوں اپنی عزّت خراب کرنے کی بھی شرعاً ممانعت ہے۔ اِسی لئے تو ایسے مُلکی قوانین جو قران و سنّت سے نہ ٹکراتے ہوں اور ان پر عمل نہ کرنے میں ذلّت و معصیت کا خطرہ ہو ان کی بجا آوری کا حکم ہے۔ مثلاً پاکستان میں ڈرائیونگ لائسنس کے بغیر اسکوٹر، کار وغیرہ چلانے کی اجازت نہیں۔ اب چلائی اور پکڑا گیا تو بے عزّتی کے ساتھ ساتھ جھوٹ، رِشوت اور وعدہ خلافی وغیرہ گناھوں میں پڑنے کا قوی امکان موجود ہے۔ لھٰذا کئی کبیرہ گناھوں اور جہنّم میں لیجانے والے کاموں سے بچنے کیلئے ڈرائیونگ لائسنس ہی بنوا لیا جائے۔ بہر حال اپنی عزّت کی حفاظت ضروری ہے۔ ''بہارِ شریعت'' حصہ ۱۶ ص ۱۳۷ پر ہے، ''کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہو اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کر سکتا ہے کیوں کہ ایسے کاموں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہے۔'' یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو دعاء کیلئے درخواستیں لکھتے ہیں اُس میں معاذ اللہ اپنی گندی

حرکتوں کے تذکرے کرتے بلکہ ماں بہنوں تک کی برائیاں لکھ دیتے ہیں! مثلاً میرے والد/ماں/بہن/بیٹی/بہو/بیوی کے پرائے آدمی سے ناجائز تعلقات ہیں۔کوئی لکھتا ہے میری جوان بہن جس میں یہ یہ خوبیاں ہیں پھر بھی شادی میں رُکاوٹ ہے۔حد تو یہ ہے کہ عورتیں بھی اِس طرح کی باتیں لکھنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ ان کو اس کا قطعاً اِحساس نہیں ہوتا کہ ہماری تحریر نہ جانے کون کون پڑھتا ہوگا اور اُس پڑھنے والے کو کیسے کیسے وَساوِس آتے ہوں گے! کوئی لکھتی ہے، میرا شوہر/باپ کماتا نہیں ہے سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے، گھر میں جھگڑے کرتا رہتا ہے، ساس/نند ظلم کرتی ہے، میرا بھائی جُواری ہے، میری بہن کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، میرا بھائی کسی لڑکی کے چکّر میں ہے، میرا بیٹا شراب پیتا ہے، میری بیٹی فیشن کرتی ہے وغیرہ اِس طرح تفصیلات لکھنے کے بعد عُموماً یہ لکھا ہوتا ہے دعاء کر دیں تا کہ یہ مسائل حل ہو جائیں۔ یقیناً کسی کے سامنے اور وہ بھی لکھ کر اپنی اور اپنے گھر کی بُرائیاں اور راز پیش کر دینا انتہائی دَرَجہ کی حماقت وذِلالت ہے۔ جب عُیُوب کا مُعامَلہ ہو تو صِرف اتنا لکھ دیں یا کہدیں کہ دعا کریں، ''میری گناھوں

کی بیماری چھوٹ جائے یا ہمارا گھر سنّتوں کا گہوارہ بن جائے یا لکھیں، دعا کریں، میری تمام جائز حاجتیں پوری ہوں۔'' یہ انتہائی محتاط اور جامع ترین درخواست ہے، اِس میں کسی بھی زاویے سے کسی عیب کی طرف نشاندہی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر علاج مقصود ہو تو طبیب کو کم الفاظ میں اپنا مسئلہ وہ بھی حیا کے دائرے میں رہ کر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مجھے ہزاروں مکتوب آتے ہیں

برائے کرم! مجھے زیادہ تفصیلات نہ لکھا کریں۔ میرے لئے دنیا بھر سے ہزاروں مکتوبات، رُقعات اور میلز آتی ہیں۔ میرا ان سب کو پڑھنا اور جواب لکھنا ناممکن ہوتا ہے ایک ''مجلس'' مقرر ہے جو پڑھنے اور جواب روانہ کرنے پر مامور ہے۔ جن لِفافوں پر لفظ ''پرائیویٹ'' لکھا ہوتا ہے وہ یا تو یوں ہی رکھے رہ جاتے ہیں یا دوبارہ واپَس بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ''آپ ہی مکتوب پڑھیں اور اپنے ہاتھ سے جواب لکھیں'' اِس طرح کے اصرار والی تحریریں تکلیف کا باعث ہوتی ہیں کیوں کہ مجھے بہت سارے تنظیمی کام کرنے ہوتے ہیں۔ فَقَط چند الفاظ پر

مُشتَمِل وہ بھی ممکن ہو تو ٹائپ کیا ہوا مکتوب بھجوایا کریں (رہنمائی کیلئے ص ٤٦ مُلاحظہ فرمالیں) اور پاکستان والوں کے مکتوب میں ڈاک ٹکٹ لگا ہوا جوابی لفافہ جس پر صاف الفاظ میں نام اور مکمّل ایڈریس لکھا ہوا ہو وہ بھی ساتھ آنا ضروری ہے۔ پاکستان سے باہر والے انگلش کے **کیپیٹل** ورڈز ہی میں ایڈریس لکھا کریں۔

غیبت کی جائز صورتیں

(۱) بدمذھب کی بدعقیدگی کا بیان (۲) جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو تو اُس سے بچانے کیلئے صِرف اُس بُرائی کا تذکرہ مثلاً جو تاجر ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس مال کی نشاندہی کرنا (۳) مشورہ مانگنے پر (مثلاً پارٹنرشپ یا شادی کیلئے) اگر عُیُوب معلوم ہیں تو ضَرورتاً بتانا۔ (٤) قاضی سے فریاد کرتے وَقت کہ فُلاں نے چوری کی، ظُلم کیا وغیرہ (۵) صِرف اِصلاح کی نیّت سے (جب کہ خود اصلاح نہ کرسکتا ہو) بیٹے کی باپ سے، بیوی کی شوہر سے، رعایا کی بادشاہ سے، شاگرد کی اُستاذ سے شکایت کی جاسکتی

ہے (۶) فتویٰ لینے کیلئے نام لیکر بُرائی بیان کرسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مفتی سے بھی اشارۃً یعنی زید بکر میں دریافت کرے (۷) کسی کے جسمانی عَیب مثلاً اندھا، موٹا وغیرہ صِرف پہچان کیلئے کہنا جب کہ وہ اس سے مَعرُوف ہو (۸) جو علَی الاِعلان گناہ کرتا ہو مثلاً سرِ عام جُوا کھیلتا ہو، کُھلّم کُھلاّ لوگوں سے مال چھین لیتا ہو ایسوں کی ان صِفات کا بیان کرنا (۹) علَی الاِعلان شراب پینے والا، داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے والا وغیرہ اِس طرح کے عَلانیہ فِسق کرنے والے جن کو لوگوں سے حیا نہ رہی ہو اُن کی صِرف اُن باتوں کا تذکرہ کرنا (۱۰) ظالم حاکم کے اُن مظالم کا بیان جو کُھلّم کُھلاّ کرتا ہو، ہاں ظالم بھی جو جو عمل چُھپ کر کرتا ہو اُس کا بیان غیبت ہے (۱۱) کسی کی بُرائی کو بطورِ اظہارِ افسوس بیان کرنا۔ اِس میں اچھی طرح غور کرلے یعنی اگر زَبان سے کہے، مجھے افسوس ہے کہ "فُلاں یُوں ہے" مگر دل میں افسوس کی کیفیت نہ ہو تو تین آفتوں میں پھنسا، غیبت، مُنافقت اور ریاکاری۔ (اور مَعاذ اللہ ریاکاری بھی وہ جس میں "افسوس نُما عمل" نہیں صِرف جھوٹا دِکھاوا ہے) (۱۲) حدیث کے راویوں، مُقدمہ کے

گواہوں اور مُصنِّفین پر جرح کرنا (۱۳) کافرِ حربی کی بُرائی بیان کرنا۔ (اب دنیا میں تمام کافر حربی ہیں)

تنظیمی مسائل کا حل اور غیبت

شیطان غیبتیں کروا کر دین کے کام کا بہت نقصان کرواتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو دوسروں پر اظہار کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے براہِ راست اُسی کو نرمی کے ساتھ اکیلے میں سمجھائیں اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار کریں اور اُس کیلئے دعاء کریں۔ اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو تنہائی میں یا لکھ کر اپنے ''ذَیلی نگران'' کا تعاون حاصل کریں جبکہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شریعت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مزید آگے مثلاً ''حلقہ نگران'' سے رُجوع کریں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے شرعی مَصلحت کے بغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی بڑا ذمہ دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو یہ کبیرہ گناہ ہوگا۔ اور اگر آپ کی وجہ سے بات عام ہوگئی اور علاقے میں تنظیمی مسائل کھڑے ہوگئے اور سنّتوں کے مَدَنی کام کو نقصان

پہنچا تو آپ کی گردن پر دین کے کام میں فساد برپا کرنے کا الزام اور آپ کیلئے دردناک عذاب کا اِستِحقاق ہوگا۔

غیبت سے توبہ کا طریقہ

اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ندامت کے ساتھ توبہ کیجئے۔ غیبت کا کفّارہ یہ ہے کہ جس جس کی غیبت کی ہے اُس کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے۔ اگر نام یاد نہ رہے ہوں تو مشورۃً عرض ہے کہ ہو سکے تو روزانہ یوں کہئے "یا اللہ عزَّوَجَلَّ میں نے آج تک جتنی بھی غیبتیں کی ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں یا اللہ عزَّوَجَلَّ میری اور جن جن مسلمانوں کی میں نے غیبت کی ہے اُن سب کی اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدْقے مغفِرت فرما۔" (یاد رہے! قبولیتِ توبہ کیلئے شَرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری اور آئندہ نہ کرنے کا عزْم ہو۔)

بندے سے بھی مُعافی مانگے

جس کی غیبت کی اُس کو پتا نہ چلا ہو تو اُس سے معافی مانگنے کی حاجت نہیں اور اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابل اُس کی جائز

تعریف، اور اس سے مَحَبَّت کا اظہار کرے، تاکہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجِزی کے ساتھ عرض کرے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف کر دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِن شآءَ اللہ آخِرت میں مُؤاخَذہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر رَسمی طور پر بلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُؤاخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔

تشویش سخت تشویش

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رَحمۃُ الوالی فرماتے ہیں ،،جس کی غیبت کی (اُس کو پتا چل گیا اور اب) وہ مر گیا یا غائب ہو گیا اُس سے کس طرح مُعافی مانگے؟ یہ مُعامَلہ بَہُت دشوار ہو گیا! لٰہٰذا اب چاہیے کہ خوب نیکیاں کرے تاکہ قِیامت میں اگر اِس کی نیکیاں غیبت کے بدلے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۵۶)

آہ! آہ! آہ! وہ غریب کہاں جائے جو لاتعداد اَفراد کی غیبت کر چکا ہو، مرنے یا غائب ہونے والوں کی بات تو دور رہی، جاننے پہچاننے کے باوُجود

مُرُوّت کی مَنوں وزنی بیڑیوں میں جکڑے ہونے کے باعث مُعافی مانگنے سے شرماتا ہو! ہائے! ہائے! ہائے! اگر بروزِ قیامت ڈھیر سارے اہلِ حُقُوق نیکیاں لینے اور اپنے گناہ سرلدوانے پر تُل گئے تو کیا بنے گا۔ آہ! آہ! آہ!

ع سب نے صَفِ مَحشر میں للکار دیا ھم کو

اے بیکسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

بُہتان سے توبہ کا طریقہ

کسی میں وہ بُرائی نہ ہونے کے باوُجُود اگر پیٹھ پیچھے یا رُوبرو وہ بات اُس کی طرف منسوب کردی تو بُہتان ہوا مثلاً پیچھے سے یا منہ کے سامنے "ریا کار" کہہ دیا اور وہ ریا کار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثُبُوت نہ ہو کیوں کہ ریا کاری کی شناخت بے حد کٹھن مُعاملہ ہے، اس کا تعلُّق دل سے ہے لہٰذا توبہ کرے، (جس پر بُہتان باندھا تھا اگر اُس کے منہ پر کہا تھا یا کسی طرح اُس کو پتا چل گیا ہو تو) اُس سے بھی مُعافی مانگے نیز جن جن کے سامنے بُہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر الزام

تراشی کی تھی۔ نفس کیلئے یقیناً یہ سخت گراں ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذلّت اُٹھانا آسان اور آخرت کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ پڑھئے اور لرزیئے!

بُہتان کا عذاب

حدیثِ پاک میں ہے، جو شخص کسی مسلمان پر بُہتان لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اُس میں نہیں) تو اللہ عزوجل اُسے رَدْغَۃُ الْخَبال میں اُس وَقت تک رکھے گا جب تک اُس کی سزا پوری نہ ہو لے۔ (ابو داوٗد ج ۳ ص ۲۹۷) (رَدْغَۃُ الْخَبال جہنّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔) ہائے! ہائے! ہائے! نہ جانے زندگی میں کتنوں پر بُہتان باندھے ہونگے! اے میرے اللہ! رحم فرما! جہنّم کا عذاب سہنے کی تاب ہم ناتوانوں میں کہاں!

آہ! آہ! آہ! ہر جُرم پہ جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں
افسوس مگر دل کی قساوت[1] نہیں جاتی

[1] یعنی سختی۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ

(۱) دینی و دُنیوی کاموں سے فَراغت کے بعد خَلوَت یعنی تنہائی ۔ یا (۲) صِرف ایسے سنجیدہ اسلامی بھائی کی صُحبت حاصل کریں جس کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں اضافے کا باعِث بنتی ہوں، اور جو وقتاً فوقتاً باطنی اَمراض کی نشاندہی بھی کرتا ہو۔

ہزار رَکعت سے افضل

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی فرماتے ہیں، ''جس کے قال و حال سے رغبتِ دنیا میں کمی اور مَحبّتِ آخرت میں زیادتی ہو، ایسے شخص کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رَکعت (نوافِل) سے افضل ہے۔

(کیمیائے سعادت اردو ص ۱۶۳)

(۳) ذاتی دوستیوں سے قطعاً اِجتِناب، (یعنی پرہیز) کیوں کہ آج کل ماحول ایسا ہوگیا ہے کہ جب دُو مل کر تیسرے کا تذکرہ شروع کریں تو قریب قریب ناممکن ہے کہ غیبت، چُغلی، بدگمانی و الزام تراشی وغیرہ سے بچ پائیں۔ ان فالتو

صُحبتوں میں سنّتوں بھری گفتگو کم اور مُلکی اور سیاسی حالات پر تبصرہ زیادہ ہوتا ہے، گویا سارے ملک کا نظام یہی چلا رہے ہوں! لہٰذا کبھی کسی وزیر پر تنقید کریں گے تو کبھی کسی لیڈر پر اور یہ دوست جب اپنے اپنے گھر کی طرف پلٹیں گے تو "بد گمانیوں، غیبتوں اور تہمتوں کے گناہوں کا ٹوکرا" بھی ہر ایک کے ساتھ جائے گا! حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تم پر ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ لازِم ہے کہ بے شک اِس میں **شفاء** ہے اور لوگوں کے تذکرے سے بچو کہ یہ **بیماری** ہے۔ (اِحیاء العلوم اردو ج ٣ ص ٣١٨) (٤) کسی وجہ سے دل دُکھ گیا، سخت غصہ آرہا ہے، اگر ضبط نہ ہونے کے باعث کسی کے آگے "بھڑاس" نکلنے لگی تو سمجھو کہ جہنّم کی آگ اٹھی ہونا شروع ہوگئی کہ اب غیبت و بُہتان تراشی وغیرہ کبیرہ گناہوں، حرام اور دوزخ میں لیجانے والے کام سے آپ کو شاید کوئی نہیں بچا سکتا۔ کیوں کہ جب کوئی بھڑاس نکال رہا ہوتا ہے اُس وقت عُمُوماً سننے والا بھی سَہَم جاتا ہے اور غصہ والے کی اصلاح نہیں کر پاتا۔

درگزر کرو، جنّتی بنو

بھڑاس نکالنے کے بجائے درگزر سے کام لیتے ہوئے جنّت میں بے حساب داخِلے کی تڑپ والا ذِہن بن جائے تو مدینہ مدینہ۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''بروزِ قیامت تمام اُمَّتیں اللہ عزّوجلّ کے سامنے گھٹنوں کے بل جُھکی ہوئی ہوں گی، آواز دی جائیگی کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اَجر اللہ عزّوجلّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، تو صِرف وُہی لوگ کھڑے ہوں گے جو دنیا میں لوگوں کو مُعاف کرنے والے ہیں۔'' (اِحیاءُ العُلوم اردو ج ۳ ص ۳۴۱)

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک شخص اپنے دشمنوں کی بھی کبھی بُرائی نہ کرتا، ہمیشہ درگزر سے کام لیتا۔ بعدِ اِنتِقال کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی آپ کے ساتھ اللہ عزّوجلّ نے کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہا، میں نے کبھی کسی کی بُرائی نہیں کی اِس عمل کی وجہ سے اللہ عزّوجلّ نے مجھے بَخش دیا۔ (۵) حدیثِ پاک میں ہے، جب کسی مجلس (یعنی لوگوں) میں بیٹھو تو کہو، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرمادیگا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو تمھاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (۶) جب کسی کی بُرائی کرنے کو جی چاہے تو غیبت کے عذاب کو یاد کیجئے، مَثَلاً تانبے کے ناخُنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو نَوچنے والا عذاب، بَروزِ قیامت مُردہ کا گوشت کھانا پڑے گا اور غیبت کرنے والا مُنہ بگاڑے چِلّاتا ہُوا اُسے کھائے گا۔ اب غور کرے کہ تازہ گوشت کچّا بھی نہیں کھا سکتا اور باسی کی تو بدبو ہی ناگوار ہوتی ہے تو مُردے کا گوشت کس طرح کھایا جاسکے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جو غیبت سے توبہ کر کے مرا وہ آخری شخص ہوگا جو جنّت میں جائے گا اور جو غیبت کرتے کرتے مرا وہ پہلا شخص ہوگا جو جہنَّم میں داخل ہوگا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب اردو ص ۵۴۹) (۷) اگر شیطان کسی عالم کی غیبت پر اُبھارے (افسوس!! آج کل مَعاذَ اللہ عُلَماء کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے) تو حضرت ابو

حَفْص الکَبیر علیہ رَحْمۃُ اللہِ القدیر کے اِس ارشاد کو یاد کر کے خود کو ڈرائیے، ''جس نے کسی عالِم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے مایوس ہے۔'' (مُکاشَفۃُ القلوب اردو ص ۱۶۰) عُلمائے اہلسنّت کی غیبت کرنے والو! لرز اٹھو! کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے دُوری کی صورت میں جہنّم کے سوا کیا ٹھکانہ ہوگا! (۸) اپنے نَفْس پر بار ڈالے مَثَلاً اگر غیبت کی تو ۵ روپے خیرات کروں گا۔

حِکایت حضرتِ سیِّدُنا ابواللّیث بُخاری علیہ رَحْمۃُ اللہِ الباری جب حج کیلئے نکلے تو آپ نے ۲ دو دینار (۲ دو سونے کی اشرفیاں) جیب میں اِس ارادے سے ڈالے کہ اگر گھر پلٹنے تک کہیں بھی غیبت صادِر ہوئی تو یہ دو دینار خیرات کر دوں گا۔ الحمد للہ سارا سفر غیبت سے بچے رہے اور وہ دو دینار جیب میں محفوظ رہے۔ انہیں کا فرمان ہے، ''میں ایک مرتبہ کی غیبت کو سو ۱۰۰ مرتبہ کے زِنا سے بدتر سمجھتا ہوں۔'' (مُکاشَفۃُ القلوب اردو ص ۱۶۰)

(۹) زبان پر قفلِ مدینہ لگانا یعنی ضرورت کی بات بھی کم سے کم الفاظ میں کرنا، یا

ممکن ہو تو لکھ کر یا اشارے سے کام چلانا بھی غیبت سے بچنے کے اسباب مُہیّا کرتا ہے۔ (۱۰) کسی بھی مَرَض سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اُس کے مُہلِکات (یعنی تباہ کاریاں) جاننا مفید ہوتا ہے۔

غیبت کی عادت نکالنے کا بہترین نسخہ

بہارِ شریعت حصہ ۱۶ اور اِحیاءُ العُلوم ج ۳ سے غیبت کا بیان ضرور پڑھ لیجئے۔ جس کا "نفسِ اَمّارہ" غیبت کا عادی ہو اُس کو قابو کرنا آسان نہیں، وہ بودی دلیلیں دیکر زبردستی کی ضَرورتیں باوَر کروا کر غیبت پر اُبھارتا رہے گا۔ لھٰذا اس پر بار بار عبرت کے کوڑے برسانا اَز حد ضَروری ہے، ایک آدھ بار وَعیدات ونقصانات پڑھ لینے سے کام چلنا بُہت مشکِل ہے۔ کیوں کہ شیطان ایسی باتیں فوراً بُھلا دیتا ہے۔ چُنانچہ شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ مکتوب "غیبت کی تباہ کاریاں" مسلسل تین دن تک روزانہ اور پھر ہر ماہ پہلی بدھ شریف کو پڑھنے یا سُننے کی عادت بنائیں۔ اِن شآءَ اللہ عزّوجلّ حیرت انگیز طور پر اِس کی بَرَکتیں سامنے آئیں گی۔ دیکھئے ہمت کر کے پڑھتے رہئے کیوں

شیطان کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ آپ پڑھیں اور غیبت سے ڈریں۔ (۱۱) جب کسی کی غیبت کرنے کو جی چاہے تو خود کو یوں ڈرائے کہ بروزِ قیامت کس قدر حسرت کا مقام ہوگا اگر غیبت کرنے کے سبب میری نیکیاں دوسروں کے نامۂ اعمال میں اور اُن کے گناہوں کا بوجھ میرے سر آپڑا اور فرِشتے مجھے سوئے جہنّم لے چلے تو میرا کیا بنے گا! (۱۲) دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جب جی چاہے اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوجِّہ ہو کر ان کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خدا عزوجل کی قسم! یہ بُہت بڑی سعادتمندی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”خوشخبری ہے اُس کیلئے جسے اُس کے اپنے عیب لوگوں کے عیبوں سے مشغول رکھیں۔“ (کَنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۸۶۵) یعنی وہ اپنے عیب دُور کرنے کی فِکر میں لگا رہے اور دوسرے کے عُیُوب پر اِس کی نظر ہی نہ پڑے۔

ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ

جن جن کا یہ ذِہن بن رہا ہو کہ مجھے غیبت کے مُوذی مَرَض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز تر کر دینی ہیں وہ آپس میں طے کرلیں کہ ہم

میں سے اگر مَعاذَ اللہ کوئی غیبت شروع کردے تو ایک اسلامی بھائی بُلند آواز سے کہے، ''تُوْبُوْا اِلَی اللہ ! (یعنی اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو!) یہ سُنتے ہی جو موجود ہوں وہ کہیں، اَسْتَغْفِرُ اللہ (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں) ان شاءَ اللہ عزوجل اِس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ حضرت سیِّدُنا امام نَوَوی علیہ رَحمۃُ القوی سے منقول ہے،''جُوں ہی گناہ صادِر ہو تو فوراً توبہ کرلینا واجِب ہے خواہ صَغیرہ گناہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر توبہ میں دیر کریگا تو ترکِ واجِب کا دوسرا گناہ اس کے ذِمّے آجائیگا۔'' آپس میں یہ بھی طے کرلیجئے کہ اگر کسی نے غَلَط فہمی کی وجہ سے یعنی غیبت نہ ہو رہی ہو پھر بھی تُوبُوا اِلَی اللہ ! کہہ دیا تو کوئی اِعتِراض نہ کرے ورنہ شیطان کو دوسرے زاوِیے سے یعنی لڑوا کر گناہ کروانے کا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔

اعلیٰ جنّت میں گھر

اگر خدانخواستہ دُو اسلامی بھائی لڑ پڑیں تب بھی موقع پا کر تیسرا تُوبُوا اِلَی اللہ کہہ دے، دُونوں اِستِغفار کرتے ہوئے صُلح کرلیں۔ جو حق پر ہونے کے باوُجود

نہیں لڑتا اُس کا تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے۔ چُنانچہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جو شَخْص حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا اللہ عزّوجلّ اُس کیلئے اعلیٰ جنّت میں گھر بناتا ہے۔ (سُنَنِ ابی داوٗد ج ۴ ص ۳۰۵)

اَستَغفِرُ اللہ کہنے کی فضیلت

ہر طرح کی مَعصیت، غیر سنجیدگی یا فُضُول گوئی کے موقع پر بلکہ موقع کی مناسبت سے بلا عُنوان بھی تُوْبُوْا اِلَی اللہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر وُقت توبہ واِسْتِغفار کرتے رہنا کارِ ثواب ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، مَنِ اسْتَغْفَرَ اللہَ غَفَرَ اللہُ لَہٗ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اِسْتِغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مَغْفِرت فرمادیگا۔ (تِرمذی شریف) ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس اور ذَیلی حَلْقے وغیرہ میرے عرض کردہ مَدَنی نُسخے پر عمل کریں تو ان کیلئے ان شآءَ اللہ عزّوَجلّ رَحْمتیں ہی رَحْمتیں اور مغفِرتیں ہی مغفِرتیں ہوں گی۔ یا اللہ عزّوَجلّ ہم سب کو غیبت وچُغل خوری اور تمام گناہوں سے محفوظ فرما، یا اللہ ہماری اور اپنے محبوب کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

دعائے عطار: اے میرے پیارے پیارے اللہ عزوجل ! "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول میں جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن اپنے یہاں "ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ رائج کرے اُس کی اور جو جو ساتھ دیں اُن سب کی غیب سے مدد فرما، اُن سب کو غیبت بلکہ ہر گناہ سے محفوظ فرما کر ان کے دلوں میں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا سچّا عشق بھر دے۔ اُن سب کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخل فرما کر پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پڑوس میں بسا دے اور یہ تمام دعائیں میرے حق میں بھی قبول فرما۔ اٰمین بِجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

مدنی پھول: آج تک جس کسی مسلمان نے میری (محمد الیاس قادری کی) غیبت یا کسی بھی زاویہ سے دل آزاری کی یا معاذ اللہ آئندہ کرے بلکہ مجھے زخمی کرے یا شہید کر دے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر ایک کو اپنے حُقوق مُعاف کرتا ہوں۔ کاش! مجھے بھی ہر مسلمان اپنے تمام حُقوق مُعاف کر کے مجھ پر اِحسانِ عظیم کرے اور اَجرِ عظیم کا حقدار بنے۔ جو بھی یہ مکتوب پڑھے یا سنے، اے کاش! وہ دل کی

گہرائی کے ساتھ کہہ دے، "میں نے اللہ عزوجل کیلئے اپنے اگلے پچھلے تمام حُقُوق **محمد الیاس عطار قادری** کو مُعاف کیے۔

تُو بے حساب بَخش کہ ہیں بے شمار جُرم عزوجل
دیتا ہوں تجھ کو واسطہ شاہِ حجاز کا عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مَدَنی آرزو: دنیا بھر کے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں یہ مکتوب پڑھ کر سُنا دیا جائے۔ کاش! ہر ایک اپنی مسجد میں، اپنے اپنے گھر میں بلکہ جہاں جہاں ہو سکے وہاں سال میں کم از کم ایک بار مثلاً ہر سال **رَمضانُ المبارک** یا ربیع النّور شریف میں یہ مکتوب پڑھ کر سنا دیا کرے۔ (چاہیں تو دو یا تین قسطوں میں بھی سنا سکتے ہیں) یا اللہ! عزوجل اصلاحِ امت کے درد میں تڑپتی ہوئی میری یہ آرزو جو کوئی پوری کرنے پر کمربستہ ہو تُو بھی اُس کی ہر جائز آرزو پوری فرما۔

امین بِجاہِ النّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

برائے کرم! سب مجھے دعائے غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت سے نوازتے رہیں۔ وَالسّلامُ مَعَ الْاِکْرام

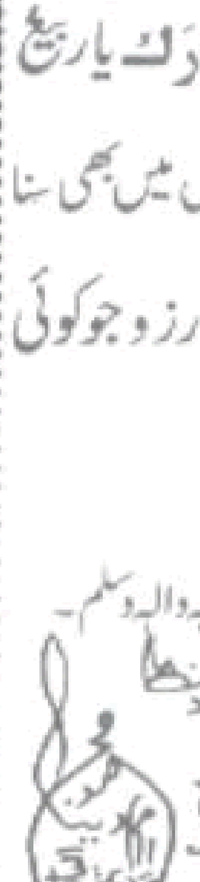

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

١٢ صفر المظفر ١٤٢٢ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تعویذات یا اَوراد درکار ہوں تو یہ فارم پُر کر دیجئے۔

پہلے یہ پڑھ لیجئے: ''عامل'' کو گھنٹوں گفتگو سُننے اور لانبے چوڑے مکتوب پڑھنے ضروری نہیں ہوتے۔ ان کو مَرَض کا نام مثلاً پیٹ، گُردے، یا کمر کا درد، کینسر، بخار وغیرہ یا پریشانی مثلاً بے اولادی، بے روزگاری، شادی میں رکاوٹ، جادو یا آسیب یہ الفاظ بتا دینا یا لکھ کر دے دینا بھی کافی ہوتا ہے۔ برائے کرم! اپنے اور دوسروں کے وَقت کی قدر کیجئے اگر کسی طرح کی پریشانی وغیرہ ہے تو فارم پُر کر کے عنایت فرمادیجئے۔ یا فیضانِ مدینہ، پُرانی سبزی منڈی کراچی کے پتے پر پوسٹ کردیجئے۔

مریض رمریضہ رمصیبت زدہ کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔ عُمر۔۔۔ ماں کا نام۔۔۔۔۔۔۔ آج کی تاریخ۔۔۔

ماہ۔۔۔ سال۔۔۔۔ ای میل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ مرض، حاجت یا پریشانی کا نام وغیرہ چند لفظوں میں لکھ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا نام و پتا جس پر خط ملتا ہو (صاف لفظوں میں)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ (نام و پتا لکھا ہوا ڈاک ٹکٹ والا جوابی لفافہ ساتھ آنا ضروری ہے)

خبردار! پیسے کھاجانے والوں یا جادو کروانے والوں کے نام و رشتے وغیرہ لکھ/ بول کر غیبت و بُہتان کے خطرات میں نہ پڑیں۔

دعائے عطار! اے اللہ عزوجل اس فارم میں جس کا نام ہے اس کی مغفرت ہو، ہر بیماری و پریشانی دور ہو، ہر جائز حاجت پوری ہو، اور دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب ہوں۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے یہ دعائیں میرے اور ساری امت کے حق میں قبول ہوں۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(ضرورتاً اس صفحے کی فوٹو کاپی یہاں کروا لیجئے۔)